مشاہدات۔237

حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

خلفائے احمدیت کی بچوں سے شفقتیں اور حُسن سلوک

سو خطائیں ایک دن میں درگزر کرتا ہے وہ
پیار سب سے اور ہم سے خاص کرتا ہے وہ

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے **"خلفائے احمدیت کی بچوں سے شفقتیں اور حُسن سلوک"**

ہم جب مذہبی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء، اولیاء، فرستادے اور اللہ کے نیک و صالح لوگ دنیا میں بطور اللہ کے نمائندے جب بھجوائے جاتے ہیں۔ تو وہ اپنے پیروکاروں کو نرمی پیار اور محبت سے اپنے اللہ کا پیغام دیتے ہیں۔ اُن کے پیروکاروں میں ہمیشہ بچے بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہر دَور کے بچے اپنے اپنے انبیاء سے فیض پاتے رہے ہیں۔ ان بچوں نے بزرگ انبیاء کی شفقتوں سے وافر حصہ پایا۔ خاتم الانبیاء آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو دیکھیں تو آپؐ نے امت کے بچوں سے محبت کی لازوال داستانیں رقم فرمائیں۔ ایک دو واقعات سُنا کر اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ کو بچپن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری کسی غلطی پر کبھی بھی حضورؐ نے نہیں جھڑکا۔ بلکہ آپؐ کو پیار سے یَاذَاالاُذُنَیْن دو کانوں والا کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 464)

حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ ہم سے بے تکلف ہو کر گھل مل جایا کرتے تھے۔ آپؐ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر کو پیار سے کہا کرتے کہ اے ابو عمیر! تمہارے نُغَیْر کو کیا ہوا؟ ابو عمیر نے ایک پرندہ پال رکھا تھا جو مَر گیا تھا۔ اُس کا نام لے کر پیار سے بُلایا کرتے تھے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 465)

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام بھی جماعت کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے۔ پیار و محبت سے پیش آتے۔ آپؑ کو بچوں سے اِس قدر پیار و محبت تھی کہ آپؑ نے اپنے گھر میں یونانی ادویات کا بکس رکھا ہوا تھا اور مائیں جب اپنے بیمار بچوں کے لئے دوا لینے آتیں تو آپؑ کے اندر بچوں سے محبت اور اُن سے شفقت فوراً دوائی مہیا کرنے پر مجبور کرتی اور آپؑ خواہ تحریر کے کام میں کتنا ہی مصروف ہوتے اپنا کام کاج چھوڑ کر بچے کے لئے دوائی بنا کر دیتے۔ ایک دفعہ آپؑ کے ایک بچے سے آپؑ کا تحریر کردہ قیمتی مسودہ جل گیا۔ سارے گھر والے پریشان تھے کہ اب کیا ہوگا۔ آپؑ نے انا للہ پڑھا اور فرمایا۔ اللہ اِس سے بہتر لکھنے کی توفیق دے دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپؑ کے تمام جانشینوں نے اپنے اپنے عہد کے بچوں سے مثالی پیار و محبت کے نمونے دکھائے۔ محبت دو طرفہ ہوتی ہے۔ "دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی"۔ والا معاملہ ہوتا ہے۔ اگر جماعت کے بچے خلیفۃ المسیح سے پیار کرتے ہیں اور خلافت کے استحکام کے لئے وفاداری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں تو دوسری طرف خلفاء نے بھی بچوں سے محبت اور پیار کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اور موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں سے پیار و محبت کی تاریخ رقم فرماتے چلے جارہے ہیں۔ جب سے سوشل میڈیا کے ذریعہ دنیا گلوبل ویلیج بنی ہے تب سے خلفاء کی پیار بھری خوبصورت اداؤں کو بھی ہم نے بہت قریب سے دیکھنا شروع کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ایسی بے شمار فوٹوز تاریخ احمدیت نے محفوظ کی ہیں جن میں حضورؒ بچوں کو پیار کررہے ہیں۔ بعض فوٹوز میں بچوں کو گود میں اُٹھایا ہوا ہے بالخصوص افریقہ کے دوروں میں افریقن بچوں سے پیار کی داستانیں محفوظ ہیں۔ سیرالیون مغربی افریقہ سے حضورؒ اپنے دورہ کے دوران ایک ننھی منھی کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے ساتھ پاکستان لے آئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دَور بھی بچوں سے پیار و الفت کے دَور سے مشہور رہا۔ حضور رحمہ اللہ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپؒ کے دور میں ایم ٹی اے کا آغاز ہو چکا تھا۔ اِس میں بچوں کی اردو کلاس بہت مشہور رہی جس میں حضور کہانیاں سناتے اور سنتے۔ لطیفے بازی ہوتی اور بچوں کی اداؤں سے حضورؒ بہت محظوظ ہوتے۔ اِن کلاسز میں گلشن وقف نو، بوستان وقف نو، اطفال و ناصرات کی کلاسز اور آمین وغیرہ مشہور ہیں۔

سامعین! آج موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَور کے ہم سب گواہ ہیں کہ حضور بچوں کی ورچوئل ملاقاتوں اور واقفین و واقفات نو کی کلاسز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں کی باتوں سے خوش ہوتے، انہیں پیار کرتے اور نصائح کرتے نظر آتے ہیں۔ شام سے جب مہاجرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک بچی سے حضور کو پیار کرتے اور چاکلیٹ وصول کرتے دیکھا۔ ہاں ایک بات جو بتانا ضروری ہے وہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں کے دوران بچوں کو چاکلیٹیں اور بعضوں کو دُعا کے ساتھ قلم دیتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ایک تین سالہ بچے کی ملاقات اسلام آباد یوکے کے لالہ زار میں ہوگئی تو حضورؒ نے اُس بچے کو اُس کی گالوں پر پیار کیا اور کوئی چاکلیٹ وغیرہ نہ دی تو بچے نے اپنی ماں سے شکوہ کیا کہ ابا حضور نے مجھے چاکلیٹ نہیں دی۔ چند دنوں کے بعد اُس بچے نے اپنے مبلغ والد کے ہمراہ اپنے سینٹر واپس جانا تھا تو انہوں نے حضورؒ سے فیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضورؒ نے بچے کو دیکھتے ہی فرمایا۔ آپ تو پرسوں ترسوں مجھے ملے تھے۔ ماں نے کہا کہ شکوہ کر رہا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ چاکلیٹ نہ ملنے کی شکایت کر رہا ہو گا۔ ماں کے مثبت جواب دینے پر حضور نے اُس خوش نصیب بچے کو اپنے پاس بُلایا۔ گالوں پر پیار کیا اور چاکلیٹس دے کر باقاعدہ پوچھا۔ اب تو شکوہ نہیں رہا۔ نیز فرمایا کہ اُس روز میرے پاس چاکلیٹس نہ تھیں۔ خلفاء کی طرف سے بچوں کو چاکلیٹس ملنے کی بات چل نکلی ہے تو آنکھوں دیکھا حال بھی سُنا دوں۔ ایک سال غالباً 2018ء کی عید الفطر کی بات ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عید کے روز شام کو اسلام آباد تشریف لائے۔ حضور کو دیکھتے ہی اسلام آباد کے لالہ زار میں پکنک پر آئے بچوں اور بچیوں نے ترتیب کے ساتھ صف بندی کر لی۔ حضور ایدہ اللہ نے بچوں سے وفورِ محبت کی وجہ سے اُن میں چاکلیٹس تقسیم کیں۔ بچوں نے حضور کو عید مبارک کہا۔ چاکلیٹس کی تقسیم کے بعد بچوں کو اپنی ماؤں کو یہ کہتے سنا گیا کہ امی! یہ چاکلیٹ میں نے کھالی ہے اس کا ریپر محفوظ کر لیں۔ حضور کے دست مبارک نے اِس کو چھوا ہے یہ متبرک ہے۔ یہ ہے اس شعر کی زندہ تصویر

الفت کا جب مزا ہے کہ وہ بھی ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

سامعین! حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچوں سے محبت کی داستانوں کی بات چل رہی ہے۔ افریقہ کے دوروں کے دوران مائیں اپنے بچوں کو اپنی گودوں میں اُٹھائے بچوں کے مُنہ خلیفۃ المسیح کی طرف کرتی رہیں کہ ایک نظر شفقت حضور کی میرے بیٹے کی طرف بھی پڑ جائے اور بچہ بھی اپنے روحانی باپ کو دیکھ لے۔ گویا بزبانِ حال وہ یہ کہہ رہی تھیں۔

أُنْظُرْ اِلَیّ بِرَحْمَۃٍ وَ تَحَنُّنٍ
یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطُّیَرَانِ

بلکہ اِس موقع پر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ حضور دورویہ کھڑی احمدی خواتین کے درمیان سے السلام علیکم اور نعروں کا جواب دیتے ہوئے گزر رہے تھے تو ایک ماں یا بچے کی آواز سن کر واپس مڑے اور دو تین قدم پیچھے کی طرف واپس آکر بچے کو پیار دیا۔

سامعین! مَیں خلفاء کی بچوں سے محبت بھری شفقتوں کے مضمون کو ایک اور زاویہ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے سنا اور بارہا آزمایا۔ ہمارے پانچوں خلفاء نے اپنے جانثاروں اور وفاداروں کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت اور اُن کے لئے دعائیں کرنے کا تذکرہ بارہا کیا۔ مجھے اِس وقت خلفاء کے اِن تاریخی ارشادات کو موضوع بحث بنانا مقصود نہیں تاہم یہ حوالہ دے کر اپنا مدعا بیان کروں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1914ء میں مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر ہی برکاتِ خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس میں آپؓ نے فرمایا:

”کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق ہے بھی اور وہ یہ ہے کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں۔ تمہارا اُسے فکر ہے، درد ہے اور تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

”دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔“

(خطبہ جمعہ 6 جون 2014ء)

افرادِ جماعت سے خلفاء کرام کے اِن محبت بھرے پیغامات، جذبات اور دعاؤں میں ہمارے ننھے منھے بچے، واقفین نو، واقفات نو اور اطفال و ناصرات بھی شامل ہیں۔ جن سے خلفاء محبت کرتے ہیں اور روزانہ ہی جماعت کے مستقبل کے اِن معماروں کے لیے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔

بچوں کے لئے دُعا

سامعین! یہاں سامعین کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المعروف المصلح الموعودؓ کی بچوں کے لیے اپنے ہاتھ سے لکھی گئی ایک دُعا رکھنا چاہتا ہوں۔ آپؓ تحریر کرتے ہیں۔

”اے ہمارے پیدا کرنے والے خدا! ہم اقرار کرتے ہیں کہ تُو ایک ہے تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہم تیرے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اور تیرے مامور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ احمد قادیانی علیہ السلام پر یقین رکھتے ہیں۔ تُو ہمارے دل میں اپنی محبت پیدا کر اور اپنے حکموں پر چلنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمیں دین کا علم سکھا اور قرآن جو تیری کتاب ہے پڑھا۔ ہمارے دل میں ماں

باپ کا ادب ڈال۔ ہم اپنے بھائیوں، بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پیار کریں اور ہمیں گالیاں دینے، لڑنے، بے وجہ غصّہ کرنے، چوری کرنے، جھوٹ بولنے، بے شرمی کی باتیں کرنے سے بچا۔ ہم دلیر ہوں۔ ڈرپوک نہ ہوں۔ ہمیں علم سیکھنے کی توفیق دے۔ ہم نکمے اور سُست نہ ہوں۔ ہم اپنے سے غریبوں اور کمزوروں پر رحم کرنے والے ہوں۔ ہم حریص اور لالچی نہ ہوں۔ اے اللہ! ہمارے بزرگوں پر رحم کر۔ احمدی جماعت کے امام پر اپنا فضل کر اور اُن کے حکموں کے ماتحت ہمیں بھی دین کے کام کرنے کی توفیق دے اور اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب کر۔ اے اللہ! ہماری عمروں اور صحتوں میں بھی برکت دے اور تُو ہمیشہ ہم سے محبت کیا کر۔ آمین۔"

(الفضل سالانہ نمبر 1349ہش)

شاگردوں سے پیار و محبت سے پیش آنا

شاگرد بھی بچوں کے زُمرے میں آتے ہیں۔ خلفاء کا اپنے اپنے شاگردوں سے پیار و محبت اور شفقتوں بھرا سلوک بھی ہم اساتذہ اور مربیان کے لئے اسوہ کے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ "آپ رضی اللہ عنہ بے حد فیاض اور ہمدرد بنی نوع بشر تھے۔ شاگردوں سے بہت اُنس تھی۔ اپنے پاس سے طلباء کو کتابیں، کپڑے اور کھانا دیتے تھے۔ نذرانہ آتا تو اکثر دوستوں اور شاگردوں اور خدام میں بانٹ دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے ایک شاگرد نے عرض کی۔ گرم کپڑا نہیں ہے حضرت نے اپنے اوپر ایک دُھسّہ لیا ہوا تھا فوراً اُتار کر دے دیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 543)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں دیانت داری سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگوں کے لئے جو اخلاص اور محبت میرے دل میں میرے اس مقام پر ہونے کی وجہ سے ہے جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے، اور جو ہمدردی اور رحم میں اپنے دل میں پاتا ہوں وہ نہ باپ کو بیٹے سے ہے اور نہ بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے۔ پھر میں اپنے دل کی محبت پر انبیاء کی محبت کو قیاس کرتا ہوں جیسے ہم جگنو کی چمک پر سورج کو قیاس کر سکتے ہیں تو میں ان کی محبت اور اخلاص کو حد سے بڑھا ہوا پاتا ہوں۔" (الفضل 4 اپریل 1924ء۔ صفحہ 7)

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مرحوم لکھتے ہیں:

"جامعہ کے ہوسٹل میں دوسرے ہوسٹلوں کی طرح ایک وقت دال پکتی اور شام کے کھانے میں اکثر گوشت ملتا۔ میرا گاؤں قادیان سے سات میل کے فاصلے پر تھا۔ اکثر جمعرات کی شام کو گاؤں چلا جاتا اور جمعہ کی شام کو واپس آجاتا۔ شام کو ہوسٹل میں کھانے کی میز پر بیٹھا تو آج کوئی نئی چیز پکی ہوئی تھی پرندوں کا گوشت تھا جو حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے شکار کر کے طلبا جامعہ کے لئے بھجوائے تھے۔"

(حیات ناصر صفحہ 130-131)

مکرم وقیع الزمان صاحب لکھتے ہیں:

"ایک پروفیسر صاحب مجھے پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک امتحان کے بعد انہوں نے میرا پرچہ لیا اور میرے لکھے ہوئے جوابات کو تضحیک کے انداز میں کلاس کے سامنے پڑھ پڑھ کر سنانا شروع کر دیا۔ میں شہری ماحول سے گیا ہوا طالب علم تھا، مجھے ناگوار گزرا۔ قادیان کی درس گاہوں کے آداب سے پوری طرح واقف نہ تھا اس لئے احتجاجاً کلاس سے اٹھ کر باہر آگیا اور پروفیسر صاحب کے روکنے کے باوجود نہ رُکا۔ پروفیسر صاحب نے پرنسپل (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) کے پاس میری شکایت کی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو میرے جواب سے تسلی نہ ہوئی اور سزا سنائی کہ پانچ روپے جرمانہ یا پانچ چھڑیاں تمام کالج کے سامنے لگائی جائیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ تو چند ماہ کے اندر ہی میرے وحشی قلب کو تسخیر کر چکے تھے۔ حضور رحمہ اللہ کی موجودگی میں ایک عجیب سپردگی کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ ان میں سے پہلی سزا کون سی ہے؟ جرمانہ یا چھڑیاں۔ جو بھی پہلی سزا ہو وہی مجھے منظور ہے۔ ذرا سوچ کر فرمایا۔ جرمانہ اصل سزا ہے اگر نہ دینا چاہو تو چھڑیاں کھانا ہوں گی۔ جرمانہ فلاں دن تک جمع کروا دو۔

اس زمانے میں ایک طالب علم کے لئے پانچ روپے خاصی بڑی رقم ہوتی تھی۔ ہمارے ہوسٹل کا سارے مہینے کا خوراک کا خرچ فی کس پانچ روپے کے قریب آتا تھا جرمانہ داخل کرنے کی تاریخ سے ایک دن قبل مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد مجھے ایک طرف بلایا اور پوچھا "تم نے جرمانہ ادا کر دیا ہے؟" میں نے عرض کیا: نہیں۔ ابھی تک گھر سے منی آرڈر نہیں پہنچا ہے۔ آنکھیں نیچی کر کے شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا نوٹ مجھے دیا کہ جاؤ! کل جرمانہ ضرور داخل کرو ورنہ سارے کالج کے سامنے چھڑیاں کھانا پڑیں گی اور ذرا رعایت نہ ہو گی۔"

"مت پوچھ کہ دل پہ کیا گزری"

(حیات ناصر صفحہ 133-134)

ہے اگر تو ہمیں بھی بتاؤ
یار اس مہرباں سا ایک
کون کرتا ہے کسی سے جتنا وہ کرتا ہے پیار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

مَیں اِس بچی کا باپ ہوں

سامعین! خلفائے سلسلہ کی بچوں سے محبتوں اور شفقتوں کی طرف لوٹتے ہوئے ایک واقعہ پیش ہے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم اپنے والدِ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بچوں سے محبت اور شفقت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ "دار مسیح" کے جس حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی رہائش تھی اس سے ملحق جو مکان کا حصہ تھا اس میں ہماری والدہ اور بچے رہتے تھے۔ اس کے صحن میں بچے بعض گھریلو کھیلیں شام کو کھیلتے تھے۔ اسی طرح کی ایک کھیل ہم شام کو کھیل رہے تھے کہ ایک لڑکی جو میری ہم عمر تھی (اس وقت میری عمر آٹھ نو سال کی ہو گی) اس نے کوئی ایسی بات کی جس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ عین اس وقت اباجان صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ انہوں نے مجھے طمانچہ مارتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ سیدھے میری طرف آئے۔ مجھے اپنے پاس بلا کر کھڑا کیا اور اس بچی کو بھی پاس بلایا اور اسے کہا کہ اس نے تمہیں مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر طمانچہ مارو۔ لیکن پھر بھی اسے جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد غصے میں اور جوش میں مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کا باپ نہیں ہے اس لیے تم جو چاہو اس سے سلوک کر سکتے ہو تو **اچھی طرح سن لو کہ میں اس کا باپ ہوں** اور اب اگر تم نے اس پر انگلی بھی اٹھائی تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بیان کرتے ہیں مجھے بعد میں علم ہوا کہ یہ بچی ایک سید خاندان کی یتیم بچی تھی جو اباجان سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے زیر سایہ لے لی تھی۔

(یادوں کے دریچے از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صفحہ 15)

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایہ رحمت ملا
یہ مان ہے ہمیں کہ خلافت کے فیض سے
دن رات شفقتوں کی گھٹائیں نصیب ہیں

جماعت کا ہر بچہ میرا بچہ ہے

سامعین محفل! مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز قادیان میں مغرب کی نماز کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ واپس گھر جانے لگے تو حسب معمول دوستوں نے گھر کے دروازے تک قطار بنالی۔ گزرتے گزرتے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظر ایک کم عمر بچے پر پڑی تو آپ رُک گئے اور اس کا نام لے کر پاس بلایا اور کہا تم مجھے کمزور لگتے ہو۔ تمہارے ابا تمہارے مناسب کھانے کا معلوم ہوتا ہے انتظام نہیں کرتے۔ ان سے کہنا کہ کل صبح مجھے دفتر آ کر ملیں۔ اگلے روز وہ دفتر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تو آپ نے ان کو فرمایا کہ "مجھے بہت رنج ہوا ہے آپ کے لڑکے کو دیکھ کر۔ صحت کمزور لگی ہے۔ اب آپ نے اس کی غذا کا خاص خیال رکھنا ہے اور ایک ماہ کے بعد اس کو ساتھ لا کر مجھے ملانا ہے تا میری تسلی ہو جائے کہ بچے کی پرورش صحیح طریق پر کی جا رہی ہے۔ یہ کہہ کر فرمایا کہ **صرف آپ کا بچہ نہیں جماعت کا ہر بچہ میرا بچہ ہے اور میں اپنی آئندہ نسل کو جسمانی لحاظ سے بھی کمزور نہیں دیکھ سکتا۔**"

(یادوں کے دریچے۔ مصنف صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صفحہ 18)

عجب سرور میں کٹتے ہیں اپنے شام و سحر
رہ حیات میں اک پاسباں سر پر ہے
میرے آقا کی محبت ہو مری روح کی راحت
اس کی شفقت بھری نظروں کی عطا ہو دولت

سامعین محفل! مکرم محمد اقبال صاحب آف کنری ایک دفعہ اپنے بیٹے عزیزم محمود احمد انجم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو پڑھائی میں کمزور جان کر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بیٹے کو سمجھائیں کہ یہ واقف زندگی ہے اس نے خود زندگی وقف کی ہے۔ یہ پڑھائی میں کمزور ہے۔ آپ اس کے لیے دعا کریں۔ خاکسار اس بچے کو آپ کے سپرد کرتا ہے آپ اس کی تعلیم کی نگرانی فرمائیں، یہ مجھ پر احسان عظیم ہو گا۔ آپ نے عزیزم محمود انجم کو کہا کہ آئندہ آپ نے مجھ سے ملتے رہنا ہے اور ہر ماہ اپنی تعلیم کی رپورٹ دینی ہے۔ دو تین ماہ بعد خاکسار جب دوبارہ ربوہ گیا اور اپنے بیٹے کو کہا کہ جب آپ میاں صاحب سے ملتے ہیں تو میاں صاحب کیا فرماتے ہیں؟ بیٹے نے مجھے کہا کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم دو نفل ضرور پڑھا کرو اور روحانی خزائن کا مطالعہ سونے سے پہلے کیا کرو۔ ہر ماہ کوشش کر کے جیب خرچ سے ایک کتاب خریدا کرو۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء میں خاکسار کو شمولیت کا موقع ملا۔ خاکسار نماز پڑھنے بیت الفضل کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں مکرم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ملے۔ خاکسار نے سلام عرض کیا۔ مصافحہ اور معانقہ کیا۔ آپ نے فرمایا آپ کا بیٹا محمود احمد انجم بڑا خوش نصیب ہے جس کی نگرانی پیارے آقا خلافت سے پہلے کیا کرتے تھے اور مجھ سے رپورٹ لیتے رہتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے ہی جامعہ میں کامیاب جا رہا ہے۔ میں اور میرا بیٹا کس قدر خوش نصیب ہیں کہ پیارے آقا کی خلافت سے پہلے اور بعد کی دعائیں ساتھ ہیں۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور نمبر 2008ء صفحہ 37-38)

ہمیں ناز ہے اس غلامی پہ ہر دم
ملی دائمی ایک نعمت خلافت
ہم اپنے مقدر پر فرحاں بھی ہیں نازاں بھی
حاصل ہیں ہمیں ہر پل اس پیار کی سوغاتیں

سامعینِ محفل! خلفائے سلسلہ کی بچوں سے شفقت ایک ایسا عنوان ہے جس کی سچائی کا ثبوت خود احمدی بچے ہیں جو خلفائے سلسلہ کی محبتوں اور شفقتوں کو آغاز خلافت سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ہر دور میں خلفائے احمدیت کا بچوں کے ساتھ شفقتوں کا ایسا کبھی نہ ختم ہونے والا سلوک ہے جس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ نمونے کے طور پر ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء کے اگلے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر واپس تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک ایک احمدی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آگیا اور درخواست کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کی آمین کروائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس احمدی کی درخواست قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ آج شام کو جو تقریب آمین ہونی ہے اس تقریب میں اپنے بیٹے کو بھی لے آنا۔ اس پر اس احمدی نے کہا کہ حضور! آج شام واپس جارہا ہوں اور مجھے ایئر پورٹ کے لیے شام 6 بجے نکلنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ جو سیکیورٹی اور سٹاف پر معمور افراد تھے اس قسم کی درخواست پر حیران ہوگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس احمدی کی درخواست آرام سے سنی اور فرمایا اپنے بیٹے کو لے آؤ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گھر تشریف لے گئے اور کچھ منٹ بعد واپس آئے اور اپنی رہائش گاہ کے سامنے اس بچے کی آمین کی تقریب کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصروفیت کے باوجود اس احمدی کی ہمدردی کے لیے اور اس کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے پہلے سے طے شدہ آمین کی اجتماعی تقریب سے پہلے اسی وقت اس بچے کی اکیلے آمین کروادی۔

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 24 تا 27 مئی 2019ء۔ صفحہ 71-72)

اس کی محبت کے ہر لب پہ ترانے ہیں
جس حسن کی ہوتی ہیں افلاک پہ بھی باتیں
مہرباں مشفق مجسم پیار کا پیکر حسیں
بھول جائیں ان کی شفقت یہ تو ممکن نہیں

سامعینِ محفل! خلفائے سلسلہ کی محبت و شفقت کے فیض کا سلسلہ اتنا وسیع اور اتنا دلگداز ہے کہ اسے بیان کرنے کی طاقت نہیں۔ اکناف عالم میں بسنے والے کروڑوں عشاق احمدیت کی طرح احمدی بچے بھی اپنے محبوب کی محبت و شفقت کی دولت سے مالا مال ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ چاکلیٹ، پن اور بچیوں کے سکارف تقسیم کرنے کے مشفقانہ انداز تو ہم ایم ٹی اے پر دیکھتے رہتے ہیں۔ حضور جہاں تشریف لے جاتے ہیں وہاں بھی بچے آپ کے گرد آجاتے اور آپ کی شفقتوں سے برکتیں سمیٹتے رہتے ہیں۔

سامعینِ محفل! مکرم عبدالماجد طاہر صاحب حضورِ انور کے دورہ کینیڈا کے دوران یکم جولائی 2008ء کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں: حضور انور خدام الاحمدیہ کے کبڈی کے میچ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور یہ میچ دیکھ رہے تھے کہ اس دوران ایک چھوٹی بچی حضور انور کے پاس آگئی اور حضور انور کی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔ حضور انور اس بچی سے پیار کرتے رہے جب کبڈی کا میچ ختم ہوا تو حضور انور نے سب کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور کھلاڑیوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ اس دوران بھی یہ بچی حضور انور کے ساتھ رہی اور حضور نے اس بچی کا ہاتھ پکڑے رکھا۔ بعد ازاں حضور انور نے بچی کے والد کے بارے میں دریافت فرمایا۔ بچی کی والدہ گراؤنڈ سے باہر کھڑی تھیں وہ آگئیں۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے کمال شفقت سے اس بچی کو اس کی والدہ کے سپرد کیا۔

(روزنامہ الفضل 25 جولائی 2008ء)

جسے تیری محبت مل گئی ہے
اسے دنیا میں جنت مل گئی ہے
حکومت کیا ہے اس نعمت کے آگے
مسیحا کی خلافت مل گئی ہے

(اِس تقریر کے آخری حصہ کے واقعات مکرم شہزاد انور صاحب کے مضمون سے لئے گئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ)

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)